اور رجحان کے علاوہ کوئی چیز غالباً فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔‘‘

ہم کہتے ہیں:

۱۔ محمد عمار صاحب اگر ہماری بتائی ہوئی ترتیب کو اختیار کریں تو:

i- ان کو توفیق و تطبیق کے کارگر اور مؤثر نہ ہونے کا شکوہ نہ رہے گا۔

ii- اور انہوں نے جو دو عقلی طریقے ذکر کیے ہیں ان کی ضرورت نہ رہے گی۔

۲۔ محمد عمار صاحب نے جو دوسرا عقلی طریقہ ذکر کیا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض منصبی یعنی تعلیم قرآن اور تبیین قرآن سے جوڑ نہیں کھاتا۔ علاوہ ازیں یہ عقلی طریقہ جن خوفناک غلطیوں پر مبنی ہے ان کو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

۳۔ محمد عمار صاحب لکھتے ہیں ’’ہماری رائے میں یہ دونوں زاویے عقلی اعتبار سے اپنے اندر کم و بیش یکساں کشش رکھتے ہیں۔ اور اس باب میں انفرادی ذوق اور رجحان کے علاوہ کوئی چیز غالباً فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔‘‘ حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے پہلی رائے کو کمزور اور بودا دکھانے کی پوری کوشش کی ہے اور دوسری رائے کو ہی جا بجا ترجیح دیتے رہے ہیں اور اب دونوں کو یکساں درجہ دے رہے ہیں۔ لیکن خود ان کا اور ان کے مخدوم اہل علم امین احسن اصلاحی کا ذوق اور رجحان تو پہلے ہی واضح ہو چکا ہے۔

۴۔ پھر محمد عمار صاحب کی یہ بات بھی صحیح نہیں کہ ’’اس باب میں انفرادی ذوق اور رجحان کے علاوہ کوئی چیز غالباً فیصلہ کن نہیں ہو سکتی‘‘ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے فیصلے اور دیگر حدیثیں اور اجماع امت یہ سب چیزیں ہی فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہیں۔ محمد عمار صاحب لفظوں کے ہیر پھیر میں بہت خوفناک باتیں کہہ جاتے ہیں لیکن ان کو پوری تسلی ہے کہ کوئی بھی ان کے اسلوب بیان کے آگے کچھ پر نہیں مار سکتا۔


## ’’حدود و تعزیرات: چند اہم مباحث‘‘

**مولانا مفتی عبد الواحد کی تنقیدات کا ایک جائزہ**

**ازقلم: محمد عمار خان ناصر**

[یہ کتابچہ ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ناظم ترسیل ماہنامہ الشریعہ سے طلب کیا جا سکتا ہے]


## تصحیح

جنوری ۲۰۰۹ کے شمارے میں ’’اسلامی معاشیات یا سرمایہ داری کا اسلامی جواز‘‘ کے مصنف پروفیسر عبد الرؤف صاحب کے تعارف میں غلط فہمی سے ’’سابق صدر شعبہ اسلامیات، بہاول پور اسلامیہ یونیورسٹی‘‘ لکھ دیا گیا ہے، جبکہ پروفیسر صاحب گورنمنٹ کالج مظفر گڑھ کے سابق صدر شعبہ سیاسیات ہیں۔ ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔